© rasailojaraid.com

تو لاکھ نامہرباں ہے لیکن میں ایسا محسوس کر رہا ہوں
تمام دنیا میں جیسے کوئی ترے سوا آسرا نہیں ہے

غمِ محبت سے دور ہٹ کر بھی سینکڑوں مشکلیں ہیں لیکن
وہ آنسوؤں میں نمک نہیں ہے وہ تلخیوں میں مزا نہیں ہے

مری محبت عقیدتوں میں پرستشوں کی حدوں کو گذری
مگر وہ یوں بے نیاز مجھ سے کہ جیسے میرا خدا نہیں ہے

حسین چہروں کی آڑ لیکر جنوں کو آواز دینے والے!
نگاہ سے ماورٰی سہی تو شعور سے ماورٰی نہیں ہے

مرے مصائب نفس نفس پر ترے کرم ہی پہ مطمئن ہیں
وہ لوگ کس طرح جی رہے ہیں جنھیں ترا آسرا نہیں ہے

یہ جانتا ہوں تری نظر ہے بلند شخصیتوں کی جویا
مگر کبھی ماننا پڑیگا جو میں ہوں وہ دوسرا نہیں ہے

یہ تیرے جلوہ کو جس نے جلوہ بنا دیا تھا تمہیں اٹھا کر
مرا وہ ذوقِ نظر سلامت خدا کی دنیا میں کیا نہیں ہے

میں حاسدانہ مخالفت کو بصیرتوں سے پرکھ رہا ہوں
مرے مذاقِ ادب سے میرا عدو ابھی آشنا نہیں ہے

بجا کہ احسانِ نامرادی امید کی اک سزا ہے لیکن
خدا مرے دوستوں کو رکھے کہ دشمنوں سے گلہ نہیں ہے

تصحیح

برہان کی اشاعتِ گذشتہ میں صفحہ ۷۳ پر ساتویں رباعی میں ایک لفظ "تشہید" چھپ گیا ہے جس پر ادارۂ برہان کی طرف سے ایک نوٹ بھی لکھا گیا تھا۔ اب مولانا سیماب اکبرآبادی کے خط سے معلوم ہوا ہے کہ یہ لفظ دراصل "تشیید" تھا جو ناقل کی غلطی سے تشہید لکھا گیا اور برہان میں بھی اُس کی کتابت نقل کے ہی مطابق ہوئی۔ ناظرین اس کی تصحیح کر لیں۔ اس کے علاوہ تیسری رباعی میں "نہ اٹھے" کی جگہ "نہ جھکے" اور "زبان پہ" کی بجائے "زبان پر" پڑھنا چاہیے۔

(برہان)

© rasailojaraid.com